بہارِ توبہ شکن

”بہارِ توبہ شکن“ جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے، محمد حسین شہریار کی ایک بہاریہ نظم ہے۔ اس نظم میں شاعر نے بہارِ نو کی آمد کا تذکرہ کیا ہے اور بتایا ہے کہ

Scanned with CamScanner

اس کی فصل بہار میں بڑے بڑوں کی توبہ ٹوٹ جاتی ہے۔ لوگ تقویٰ و پرہیزگاری کا بلند دعویٰ تو کرتے ہیں مگر موسم بہار میں کسی محبوب کے وعدہ کی طرح یہ دعویٰ غلط ہو جاتا ہے۔ ایسا ہونا فطری بھی ہے کیونکہ بہار نو کی آمد پر جب بلبل چمن میں نغمہ سرا ہوتی ہے تو پھر عشاق شراب و شباب کے بغیر نہیں رہ سکتے۔ یہ قاعدہ ہے کہ جب بہار آتی ہے تو خزاں کی زنجیر ٹوٹ جاتی ہے اور بلبل سوختہ جاں کو آزادی کا پروانہ مل جاتا ہے۔ چنانچہ آج بھی بہار نو کے موقع پر دیکھا جارہا ہے کہ پھول کھل رہے ہیں۔ پہاڑ کے دامن سے کالی گھٹائیں اٹھ رہی ہیں۔ بلبل مست ہے، لالہ وگل اپنی بہاریں دکھا رہے ہیں۔ اس موسم میں جب محبوب نے مجھ پر اپنا سایہ ڈالا تو ایسا لگا کہ آسمان کی بلندی پر میرے محبوب کے بلندئ قامت کے سامنے پست ہے۔

شاعر کہتا ہے کہ میرے دل میں بھی عشق کے نغمات موجزن ہیں لیکن بدنصیبی یہ ہے کہ میں ہمیشہ جور فلک کا شکار رہا اور آسمان نے اس قدر ستایا ہے کہ اب اس کا خوف بھی دل سے نکل گیا ہے لیکن اب توبہ شکن بہار کی آمد کے بعد میں بھی بہت مست اور بےخود ہو چکا ہوں اور اس حسین نظارہ میں اس طرح کھو گیا ہوں کہ خود اپنی خبر نہیں ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اس بےخبری میں بھی وہ عشق کی طرف سے کبھی غافل نہیں رہا۔ یہی وجہ ہے کہ یہ موسم بہار نو اس کے لئے شاعری کا ایک موضوع لے کر آیا ہے۔ وہ محبوب کو مخاطب کر کے کہتا ہے کہ اے محبوب! تیرا چہرہ اتنا حسین اور پیارا ہے کہ کوئی پھول بھی اس سے مقابلہ نہیں کر سکتا اور نہ

Scanned with CamScanner

ہی تیرے غنچۂ دہن کی مثال کہیں ملتی ہے۔

مقطع کے شعر میں شہر یار نے تعلّی کا انداز اختیار کرتے ہوئے کہا ہے کہ اب اس سے بڑھ کر میرے لئے کیا خوش نصیبی ہوسکتی ہے کہ ایسے حسین چہروں والے محبوب بھی میری غزل کو ہاتھوں ہاتھ لئے ہوئے ہیں۔

مختصر یہ کہ اس نظم میں موسم کی رعایت سے عاشقانہ خیالات اور متغزلانہ مضمون نہایت خوبصورت انداز میں بیان کئے گئے ہیں اور لطف یہ ہے کہ قدیم روش سے خوشہ چینی نظم کے انداز و بیان پر بُرا اثر نہیں ڈالتی ہے بلکہ اس کی چاشنی اور لذت میں مزید اضافہ کرتی ہے۔

سوال۔ عبارتہای زیریں را بزبان اردو ترجمہ بکنید۔

(I) چوں ستارۂ دولت اکبر بقدرت و تمکنت و جاہ و جلال باوجِ کمال رسید دست عطا بخش او باعث شد کہ سیل شعراء و سخنوراں از بلاد ایران احرام طواف آگرہ رابستہ دراں دیار رحل اقامت افگندند۔ او بشعر فارسی رغبت و میل فراواں داشتہ و از خود وی اشعار و ابیات روایت کردہ اند۔ از جملہ ایں رباعی مستزاد از وست کہ حاکی از تاثرات نہانی و میل و شوق وی بوطن قدیم اومی باشد۔

(ترجمہ)۔ جب اکبر کی حکومت کا ستارۂ قدرت، شان و شوکت اور رعب و جلال کی وجہ سے کمال کی بلندی پر پہنچا، اس کے فیاض ہاتھوں کی وجہ سے ایران کے شعراء اور ادباء کا ایک بڑا گروہ آگرہ کے طواف کا احرام باندھ کر اس علاقہ

Scanned with CamScanner